بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

(۲-۱) واضح رہے کہ برکت کیلئے یا ایصالِ ثواب کے لئے قرآن ختم کرنا یا کسی بھی قسم کا ذکر کرنا انفرادًا و اجتماعًا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں اپنی طرف سے شرائط و قیود کا اضافہ نہ کیا جائے، اور نہ ہی ایسی کیفیات وہیئات کا التزام کیا جائے جو شرعًا ثابت نہ ہوں، (اور دیکھنے والے اسے شرعی امر سمجھیں، یا نہ کرنے والے کو ملامت کیا جائے) لہذا گھر یا دوکان (وغیرہ) میں حفاظ کرام کو بلا کر ختم قرآن ضروری سمجھنا، (اسی طرح انھیں کھانا کھلانے کو ضروری سمجھنا) یا دفن کے دوسرے دن (یا تیسرے، دسویں یا چالیسویں دن، وغیرہ) کو ضروری سمجھنا بدعت ہے اور اس (التزام) کے بغیر نہ صرف جائز، بلکہ مستحب ہے۔

(۳) ٹوتھ پیسٹ کے استعمال سے روزہ ٹوٹتا نہیں، بلکہ مکروہ ہو جاتا ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا، جبکہ مسواک کا استعمال جائز ہے، اسلئے کہ ٹوتھ پیسٹ میں لکڑی (یا پلاسٹک کے برش) کے علاوہ ایک زائد مادہ ہوتا ہے جو کئی چیزوں سے بنتا ہے جس کا ذائقہ بہت تیز ہوتا ہے (جو مسواک کے مقابلے میں بہت دیر تک منہ میں رہتا ہے اور بہت جلد منہ میں سرایت کر جاتا ہے) جبکہ مسواک میں صرف لکڑی کا ذائقہ ہوتا ہے اور وہ اتنا تیز نہیں ہوتا، پھر استعمال کے ساتھ ساتھ وہ ذائقہ کم (بلکہ کبھی تو ختم) ہو جاتا ہے، جبکہ ٹوتھ پیسٹ کا وہی ذائقہ اسی تیزی اور تازگی کے ساتھ ہر مرتبہ ہوتا ہے۔

جاری ہے

دارالافتاء
کراچی (پاکستان)

علاوہ ازیں مسواک کا استعمال نص سے خلافِ قیاس ثابت ہے اور جو چیز نص (قرآن وحدیث) سے خلافِ قیاس ثابت ہو اس پر کسی دوسری چیز کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، لہذا ٹوتھ پیسٹ کو مسواک پر قیاس کرنا صحیح نہیں، جیسا کہ مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ "امداد الأحکام" میں فرماتے ہیں:

"ولا یصح قیاسہ علی السواک لأنہ ثبت بالسنۃ علی خلاف القیاس و لا علی العلک لکونہ ملتئم الأجزاء دون السفوف کذا قال الشیخ مدظلہ"

(۲-۱) قال العلامۃ الحصکفي رحمہ اللہ في شرح التنویر:

وفي الحدیث: "من قرأ الإخلاص أحد عشر مرۃ ثم وھب أجرھا للأموات أعطي من الأجر بعدد الأموات"

وقال في الشامیۃ:

"وفي "البحر": من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابہ لغیرہ من الأموات والأحیاء جاز، ویصل ثوابھا إلیھم عند أھل السنۃ والجماعۃ کذا في البدائع".

(کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: في القراءۃ للمیت وإھداء ثوابھا لہ: ۵/۳۶۸، ۳۷۰، دار الثقافۃ والتراث)

ویکرہ اتخاذ الطعام في الیوم الأول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلی القبر في المواسم، واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءۃ سورۃ الأنعام أو الإخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن لأجل الأکل یکرہ، وفیھا من کتاب الاستحسان: وإن اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا اھ وأطال في ذلک في المعراج. وقال: وھذہ الأفعال کلھا للسمعۃ والریاء فیحترز عنھا؛ لأنھم لا یریدون بہ وجہ اللہ تعالی اھ".

(رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: في کراھۃ الضیافۃ من أھل المیت: ۵/۳۶۱، ۳۶۲، دار الثقافۃ)

ونحوہ في: (الاعتصام، باب في أحکام البدع الحقیقیۃ والإضافیۃ: ص ۲۸۸، دار المعرفۃ)

(۳): قال في التنویر وشرحہ:

(أو ذاق شیئا بفمہ) وإن کرہ (لم یفطر)' (ص ۲۷۶)

جاری ہے ............

وذكر بعده :

(وكره) له (ذوق شيء و) كذا (مضغه بلا عذر) قيد فيهما...
...... وفي كراهة الذوق عند الشراء قولان، ووفق في "النهر":
«بأنه إن وجد بدا ولم يخف غبنا كره وإلا لا»، ......... (و) كره
(مضغ علك) أبيض ممضوغ ملتئم، وإلا فيفطر".

وفي الرد ما نصه:

(قوله: أبيض إلخ) قيده بذلك لأن الأسود وغير الممضوغ وغير الملتئم يصل منه شيء إلى الجوف، وأطلق "محمد" المسألة، وحملها "الكمال" تبعا للمتأخرين على ذلك، قال: «لا أقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادة حكم بالفساد لأنه كالمتيقن».
(كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب فيما يكره للصائم: ٦/٣٢٩، ٣٣١، دار الثقافة)

(لا) يكره (دهن شارب...) ......- (و) لا (سواك ولو عشيا) أو رطبا بالماء على المذهب. (التنوير وشرحه)

(قوله: على المذهب) وكره "الثاني" المبلول بالماء لما فيه من إدخاله فمه من غير ضرورة، ورد بأنه ليس بأقوى من المضمضة، أما الرطب الأخضر فلا بأس به اتفاقا، كذا في "الخلاصة"، "نهر".
(المصدر السابق، مطلب: في حديث التوسعة على العيال والاكتحال يوم عاشوراء: ٦/٣٣٤، ٣٣٩، ٣٤٠، دار الثقافة والتراث) فقط

والله أعلم بالصواب
كتبه أمان الله غفرله
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٦ / ١١ / ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

الجواب صحيح
٢٤-١٢-٣٠هـ

جامعة فاروقية
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي (پاكستان)